اعلیٰحضرت حضور شیخ العالم علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی نقشبندی

فکرِ رضاؒ

محمد گوہر طفیل

Muhammadgohartufail@gmail.com

Daily
SADA-E-WATAN
روزنامہ
صدائے وطن
ایڈیٹر انچیف: شفقت محسن چوہدری
لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

پیر نورالعارفین صدیقی

ڈاکٹر پیر محمد سلطان العارفین صدیقی الازہری

حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی نقشبندیؒ کی دینی خدمات

آپؒ عقل عرفانی، علم ایمانی اور معرفتِ روحانی کے امام تھے

محمد گوہر طفیل

حضور شیخ العالم پیر محمد علاؤالدین صدیقی نقشبندیؒ کا شمار عالم اسلام کے ان علمائے ربانیین ومشائخ عظام میں ہوتا ہے جن پر امت مسلمہ کو ہمیشہ فخر رہا۔ آپؒ کی ذات اپنے وقت کی ان مقتدر ہستیوں میں سے تھی جن کو قوم کی پیشوائی اور نباض امت ہونے کا سہرا جاتا ہے۔ آپ عقل عرفانی، علم ایمانی اور معرفت روحانی کے امام تھے۔ علمی وسعتوں، روحانی مسرتوں، فکری گہرائیوں اور نظریاتی رفعتوں کی حامل شخصیت تھے۔ برسوں فطرت کسی غزالی، رومی، اور سیوطی کے انتظار میں رہتی ہے پھر جا کر قدرت کو اس کی بے بسی پہ رحم آتا ہے اور پیر علاؤ الدین صدیقی جیسا ہیرا عطا کرتی ہے جو اپنی ضیاء پاش کرنوں سے یاس وقنوطیت کی ظلمتوں کو نور کر دیتا ہے۔ آپؒ یکم جنوری 1938ء بمطابق شوال 1356ء کو نیریاں شریف آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد ماجد کا نام خواجہ پیر غلام محی الدین غزنویؒ تھا جو کہ اپنے دور کے عظیم مذہبی و روحانی پیشوا اور با کرامت ولی اللہ تھے۔ آپؒ کے والد گرامی کے آباؤ اجداد کا شمار علاقے کے بڑے جاگیرداروں میں ہوتا تھا۔ آپؒ کے والد گرامی نے اپنے پیر و مرشد کے حکم سے کشمیر کو اپنا مسکن بنایا اور آپؒ کے والد گرامی کی تین شادیاں ہوئیں، پہلی شادی نیریاں شریف کے مقامی احباب میں ہوئی، اس زوجہ محترمہ سے وہ صاحبزادے پیدا ہوئے جو بعد میں آپؒ کے جانشین بنے، جنہیں دنیا پیر علاؤ الدین صدیقی کے نام سے جانے گی۔ آپؒ کا دراز قد، کشادہ پیشانی، آنکھیں خوبصورت، سفید چمکتے دانت، داڑھی مبارک سفید اور شریعت کے مطابق پوری ایک مٹھی تھی۔ فراخ سینہ نرم و ملائم ہاتھ، انتہائی خوبصورت چہرہ۔ اللہ پاک نے آپ کو ایسا چہرہ عطا کیا تھا کہ جو ایک بار دیکھ لیتا وہ آپؒ کا گرویدہ ہو جاتا اور آپؒ سے روحانی و فکری طور پر وابستہ ہو جاتا اور اللہ نے آپ کو ایسا وجاہت اور جلال عطا فرمایا کہ آپ لاکھوں کے مجمع میں بھی منفرد و ممتاز نظر آتے۔ آپؒ سادگی کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپؒ کا لباس قیمتی ضرور ہوتا لیکن انتہائی سادہ لباس زیب تن کرتے تھے۔ چمک دمک والے رنگین لباس کو ناپسند کرتے تھے۔ آپؒ عموماً مختلف رنگوں میں جبا پہنا کرتے تھے۔ سر پر سبز پھول دار رومال باندھتے تھے اور سفید چادر لیتے تھے۔ کبھی کبھی آپؒ کپڑے کی بنی ہوئی سفید رنگ کی ٹوپی پہنتے تھے۔ جس کا کنارہ سبز رنگ کا ہوتا تھا۔ آپؒ کے مرید بھی ویسی ہی ٹوپی پہنتے ہیں۔ آپؒ کے جسم پر ہر قسم اور ہر رنگ کا لباس خوبصورت لگتا تھا لیکن آپؒ کا حسن اور خوبصورتی لباس پر ہمیشہ غالب رہتی تھی۔ آپؒ نے علوم دینیہ کی ابتدائی فارسی کتب اپنے والد گرامیؒ سے پڑھیں۔ ان دنوں جامعہ رحمانیہ ہری پور کے اساتذہ بالخصوص مولانا فضل الرحمن، حافظ محمد یوسف اور مولانا غلام محمود صاحب کا بہت شہرہ تھا۔ دور دور سے طلباء اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے ان اساتذہ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ آپؒ بھی انہی طلباء میں شامل ہو گئے اور اپنے شب و روز جامعہ میں ہی بسر کرنے لگے۔ اس کے بعد مزید تعلیم کی جستجو آپؒ کو ضلع اٹک کے دارالعلوم جامعہ حقائق العلوم کھینچ کر لے آئی۔ اس دارالعلوم کے سرپرست اعلیٰ مفتی ہدایت الحقؒ تھے۔ مفتی صاحب آپؒ کے والد گرامیؒ کے خلفاء میں سے تھے اور درسیات میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اور روحانی علوم کے بھی ماہر تھے۔ آپؒ کتب متداولہ میں سے خاص طور پر مشکوۃ المصابیح اور تفسیر جلالین کا درس لیا تھا۔ آپؒ نے ان کتابوں کا درس مفتی ہدایت الحقؒ کے زیر سایہ لیا اور لفظ لفظ کی حرمت سے آشنا ہوئے۔ یہی سبب تھا کہ پھر تکمیل درسیات تک کوئی رکاوٹ سنگ راہ نہیں بنی۔ اس کے بعد آپؒ جامعہ نعیمیہ لاہور تشریف لے آئے۔ اس وقت حضرت مفتی محمد حسین نعیمیؒ مہتمم تھے۔ مفتی محمد حسین نعیمیؒ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ اور حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ کے شاگرد تھے اور درسیات کے ماہر، دقائق آشنا اور معارف کے کامیاب استاد تھے۔ مفتی صاحبؒ کے قرب نے آپؒ میں استنباط و استخراج کا وہ جوہر پیدا کر دیا جو آپ کی ہر تقریر اور ہر تحریر کا امتیازی نشان رہا۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں بظاہر مروجہ علوم کی تحصیل کا مرحلہ مکمل ہو گیا تھا۔ مگر علم کا متلاشی کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ پھر مزید علم کی جستجو آپؒ کو وزیر آباد لے آئی۔ وہاں آپؒ نے شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزارویؒ جیسی فیض رساں شخصیت سے دورۂ قرآن کیا۔ دورۂ قرآن کرنے کے بعد دورۂ حدیث کا ارادہ کیا کہ قرآن اگر رب کے فرامین کا مجموعہ ہے تو حدیث ان فرامین کی عملی تطبیق کی حکایت ہے۔ حدیث کو پڑھے بغیر قرآن کی عملی تفسیر سامنے نہیں آتی۔ چنانچہ آپؒ نے وہاں سے لائل پور (فیصل آباد) جامعہ رضویہ کا رخ کیا۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رضویؒ (جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کے صاحبزادے مولانا حامد رضا خاں بریلویؒ کے شاگرد تھے۔) ان دنوں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے۔ چنانچہ آپؒ نے دورۂ حدیث محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رضویؒ سے کیا۔ وہاں مفتی اشفاق احمد رضویؒ (خانیوال) پیر علاؤالدین صدیقیؒ کے ہم سبق تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مولانا سردار احمدؒ نے حدیث پڑھائی جس کی پیر صاحب کو صحیح سمجھ نہ آئی۔ آپؒ دیگر کتب تلاش کرتے رہے اور حدیث میں غور و فکر کرتے رہے۔ رات کو خواب میں پیر صاحب کو حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ شیخ الحدیثؒ کو حکم دے رہے تھے کہ علاؤالدین صدیقی کو حدیث سمجھ نہیں آئی۔ اسے سمجھاؤ۔ اسی اثنا میں آپؒ کو حدیث بھی سمجھ آگئی۔ اور آپؒ کی آنکھ بھی کھل گئی۔ دوسرے دن کلاس میں جا کر بیٹھے ہی تھے کہ آپؒ کے استاد محترم نے فرمایا کہ کیوں علاؤالدین صدیقی! اب حدیث کی سمجھ تو خوب آگئی ہوگی۔ آپؒ نے اپنے استاد گرامی کی خدمت میں عرض کیا کہ جی اب مکمل سمجھ آچکی ہے۔ یہ خواب آپؒ کے لیے رسول کریم ﷺ کی طرف سے علمی بشارت تھی۔ مفتی اشفاق احمد رضویؒ سے ہی روایت ہے کہ اس دور میں غربت تھی مدارس میں باقاعدہ کھانے کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ طلباء کھانا اہل محلہ کے گھروں سے جا کر لاتے تھے اور کھانا لانے کی باری لگی ہوتی تھی۔ جب باقی طلباء جاتے تو کھانا بڑی مشکل سے ملتا، لیکن جس دن پیر علاؤالدین صدیقیؒ کی باری ہوتی تو محلے والے کھانا پکا کر انتظار کر رہے ہوتے کہ کب وہ چمکتے چہرے والا حسین طالب علم آئے تو ہم اسے کھانا دیں۔ جس دن پیر صاحب کی باری ہوتی اس دن طلباء سیر ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ آپؒ نے دو شادیاں کیں، پہلی شادی کراچی کے نامور علمائے دین علامہ مفتی غلام دستگیر افغانی، علامہ مفتی عبدالخالق افغانی، اور مولانا علاؤالدین افغانی کی بڑی ہمشیرہ سے ہوئی۔ یہ خاتون علماء و مشائخ کے خاندان کی تربیت یافتہ صالحہ، نیک سیرت، خدمت گزار، سلیقہ شعار خاتون ہیں۔ اور ابھی حیات ہیں۔ پیر صاحبؒ کی دوسری شادی بھی انتہائی علمی اور روحانی گھرانے میں ہوئی تھی۔ وہ اپنے وقت کے عظیم روحانی پیشوا پیر زاہد خان دربار عالیہ موہڑہ شریف کی صاحبزادی اور پیر فاروق بادشاہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ پیر صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو چکی تھیں۔ ان سے پیر صاحبؒ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیر علاؤالدین صدیقیؒ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا ہے۔ آپؒ کے بڑے بیٹے پیر سلطان العارفین صدیقی اور چھوٹے بیٹے پیر نور العارفین صدیقی ہیں۔ پیر سلطان العارفین صدیقی نے درس نظامی کی تکمیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے کی اور اس کے بعد عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعۃ الازہر مصر سے P.h.D کی ڈگری حاصل کی۔ چھوٹے صاحبزادے پیر نورالعارفین صدیقی نے دارالعلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا سے مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن، علامہ غلام رسول سعیدیؒ اور مفتی جمیل احمد نعیمیؒ کی زیر نگرانی درس نظامی کی تکمیل کی۔ پیر صاحبؒ کی صاحبزادی بھی دیندار اور پابند شریعت ہیں۔ ان کی شادی علامہ ظہیر الدین قاسمی سے ہوئی۔ تکمیل علم کے بعد نیریاں شریف تشریف لائے۔ آپؒ کے والد گرامی جو رفعت چاہتے تھے وہ حاصل ہو چکی تھی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے ارشاد کے مطابق خلافت کی تین شرائط علم، عمل، اور اخلاص، آپؒ کے والد گرامیؒ نے ہر صلاحیتوں کی جولانی دیکھی تو خلافت سے نواز دیا۔ یہ مستقبل کے کارہائے نمایاں کی تمہید تھی۔ پیر صاحبؒ نے خلافت کو ذمہ داری سمجھا اور ہمہ تن اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ 1966ء کا سال وہ انقلابی دورانیہ ہے جب آپؒ لندن کی سرزمین کو اپنی جولان گاہ بنانے کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔ لندن میں مسجدیں تعمیر ہونے لگیں۔ دینی اجتماعات منعقد ہونے لگے۔ آپؒ کو بہت جلد پذیرائی ملی۔ نیریاں شریف کا سلسلہ مائل بہ عروج تھا کہ خبر ملی کہ خواجہ غلام محی الدین غزنویؒ کی طبیعت ناساز ہے۔ اگست 1974ء کو نیریاں شریف واپس آگئے۔ والدِ گرامی کی ناسازیٔ طبع اندوہناک ہوتی جا رہی تھی۔ پہلے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال مری روڈ میں زیر علاج رہے پھر آپؒ کو ملٹری ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ یہ سب اہتمام پیر صاحبؒ کی زیر نگرانی ہوا۔ تقریباً چھ ماہ کی کشمکش کے بعد حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی کی روح آسمان کی طرف پرواز کر گئی۔ یہ 11 اپریل 1975ء دوپہر کا سماں تھا کہ نیریاں شریف کا راہنما اول اپنا مشن مکمل کر کے تہہ خاک آسودہ ہو گیا۔ پیر علاؤالدین صدیقیؒ کو خلافت مل چکی تھی۔ مسند نشینی کا مرحلہ تھا۔ سات برادران تھے۔ اور سات ہی چچا زاد تھے۔ اس طویل کہکشاں سے کسی ایک کو یہ منصب سنبھالنا تھا۔ چنانچہ اتفاق و اتحاد سے آپؒ کو مسند آرائے نیریاں مقرر کر دیا گیا۔ آپؒ جب اپنی مسند سجادگی پر بیٹھے تو آپؒ نے پورے آزاد کشمیر کے دورے کر کے مردہ تن میں نئی روح پھونک دی آپؒ نے اپنی خانقاہ کو رسمی خانقاہ نہیں بنایا بلکہ آپؒ نے تحفظ ناموس رسالت و نظام مصطفیٰ ﷺ کیلئے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپؒ نے تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفیٰ میں مولانا احمد سعید شاہ کاظمیؒ، خواجہ قمر الدین سیالویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپؒ کی قائدانہ صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے قائدین جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اہلسنت نے باہمی مشاورت سے آپؒ کو جماعت اہلسنت آزاد کشمیر کا مرکزی امیر مقرر فرمایا۔ آپؒ نے پورے آزاد کشمیر و پاکستان میں جماعت اہلسنت کو از سر نو منظم کیا اور جگہ جگہ گاؤں گاؤں اور ہر علاقے میں جماعت کے زیر اہتمام جلسے، کانفرنسز اور سیمینار منعقد کر کے اہلسنت کو بیدار کیا اور ان کو اپنے وجود کا احساس دلایا۔ چند سال پہلے جب امریکہ کی یہودی لابی نے نبی کریمؐ کی ناموس کے خلاف ویڈیو فلم بنا کر نشر کی تو پوری امت مسلمہ کے دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو للکارا گیا۔ آپؒ نے نور ٹی وی کے ذریعے مختلف خطابات کیے اور فرمایا: ''آؤ تمام کلمہ گو اس موقع پر اکٹھے ہو جائیں تاکہ اغیار کو یقین ہو جائے کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر ہم سب ایک ہیں۔ جب آقا کریمؐ کی ناموس پر حملہ ہو گیا تو کیسے ممکن تھا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے خزانہ عشق کا وارث اور صدیقی نسبت رکھنے والا عاشق صادق چین سے بیٹھے۔ آپؒ نے محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام 6 اکتوبر 2016ء کو پارلیمنٹ ہاؤس لندن کے باہر بیس ہزار سے زائد مسلمانوں کا پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا۔ UK کے اسلامی چینلز سمیت 18 چینلز نے براہ راست یہ مظاہرہ نشر کیا۔

11 اکتوبر 2012ء میں آپؒ ہی وہ مرد میداں تھے جنہوں نے سب سے پہلے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے ہائی کورٹ لندن میں کیس دائر کیا اور 31 اکتوبر 2012ء کو آپؒ ہی وہ پہلے مسلم لیڈر تھے جنہوں نے برطانیہ کے پرائم منسٹر ڈیوڈ کیمرون کے ساتھ علماء اہل سنت کی موجودگی میں جاندار طریقے سے اپنے موقف کو بیان کیا۔ آپؒ مثنوی مولانا رومؒ کے مبلغ اعظم تھے۔ آپؒ نے مثنوی شریف کا یہ روحانی پیغام نور ٹی وی چینل کے ذریعے دنیا کے ایک سو سے زائد ممالک تک پہنچایا۔ آپؒ نے مثنوی شریف کے دور کی یاد تازہ کی۔ ایک طرف تو آپ کو فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا اور دوسری طرف آپؒ کے شیریں انداز بیان کی وجہ سے درس مثنوی شریف کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ درس مثنوی آپؒ کی بہت بڑی روحانی خدمت ہے جس سے نہ صرف پاکستان و برطانیہ کے لوگ فیض یاب ہوئے بلکہ پوری دنیا کے لوگوں نے آپؒ کے دروس سے فیض حاصل کیا۔ پیر علاؤالدین صدیقیؒ ایک باکرامت پیر طریقت عالم باعمل تھے۔ آپؒ کی کرامات بے شمار ہیں۔ پرویز مشرف کا دور تھا۔ چیف جسٹس افتخار احمد چوہدری کی برطرفی کیخلاف مظاہرے، ریلیاں، ہڑتالیں جاری تھیں۔ انہی دنوں جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں مفتی اعظم محمد حسین نعیمیؒ جو پیر صاحبؒ کے استاد تھے ان کا عرس منعقد ہوا جس میں شریف برادران نے بھی شرکت کی، ان دنوں مسلم لیگ (ن) نے اسلام آباد کی طرف چیف جسٹس افتخار احمد چوہدری کی بحالی کے لیے لانگ مارچ کا اعلان کیا ہوا تھا۔ پیر علاؤالدین صدیقیؒ نے حکمت بھرا خطاب فرمایا اور دوران خطاب آپؒ نے میاں نواز شریف کو مخاطب کر کے فرمایا: ''آپکا یہ لانگ مارچ اسلام آباد پہنچنے سے پہلے جج بحال ہو جائیں گے۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ پھر کسی موقع پر بتاؤں گا کہ یہ فیصلہ کہاں سے ہوا'' آپؒ کا اپنے خطاب میں یہ واضح طور پر کہہ دینا کہ لانگ مارچ کامیاب ہو گیا ہے، یہ آپؒ کی روحانی بصیرت اور کرامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ دنیا نے دیکھا کہ لانگ مارچ اسلام آباد پہنچنے سے پہلے ہی جج بحال ہو چکے تھے۔ آپؒ کی اس بات پر میاں نواز شریف اور دوسرے علماء و مشائخ بھی حیران ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے پائے گئے کہ پیر صاحبؒ نے بہت بڑی بات کہہ دی۔ لیکن جن کو آپ پر یقین کامل تھا وہ مطمئن تھے کہ ایسا ہی ہوگا آخر دنیا نے دیکھا کہ جیسا آپؒ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی آپؒ کی کرامات مشہور ہیں۔ آپؒ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو خدمت خلق بھی تھا۔ آپؒ نے اپنی ساری زندگی انسانیت کی خدمت میں گذاری اور زندگی کے ہر شعبے میں انسانیت کی بھلائی کی خدمات انجام دیں۔ آپؒ کا قائم کردہ ادارہ جو آج ''محی الدین انٹرنیشنل ٹرسٹ'' کے نام سے پوری دنیا میں جانا جاتا ہے۔ محی الدین ٹرسٹ کی خدمات درج ذیل ہیں: محی الدین ہسپتال تراڑکھل، محی الدین ہسپتال میر پور، صدیقیہ فری ڈسپنسری فیصل آباد، صدیقی کلین واٹر کمپین، سیلاب زدگان کی امداد، زلزلہ زدگان کی امداد، غرباء کے لیے فنڈ، برائیڈل فنڈ، غرباء کے لیے مفت تعلیم۔ آپؒ ایک علم دوست شخصیت تھے۔ آپؒ نے اپنی حیات میں متعدد تعلیمی ادارے قائم کیے جن میں سے چند ایک یہ ہیں: محی الدین اسلامی یونیورسٹی، محی الدین اسلامی میڈیکل کالج (میر پور)، محی الدین ہائی سکول و کالج (نیریاں شریف)، محی الدین بوائز سیکنڈری سکول (فیصل آباد)، محی الدین گرلز سکول و کالج (برمنگھم)، محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج (یو۔کے)، جامعہ محی الاسلام صدیقیہ (آزاد کشمیر و راولپنڈی)، محی الدین اسلامک سینٹر (جہلم)، دارالعلوم محی الدین منہیس شریف (گوجرانوالہ) اس کے علاوہ بھی متعدد دینی و دنیاوی تعلیمی ادارے قائم کیے۔

3 فروری 2017ء بروز جمعۃ المبارک، آسمان طریقت کا یہ سورج غروب ہو گیا۔ 4 فروری بروز ہفتہ برمنگھم کے آسٹن پارک میں آپؒ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت پیر نور العارفین صدیقی نے آپؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ برطانیہ کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ 5 فروری کو اسلام آباد ایئر پورٹ پر عقیدت مندوں نے سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق خان کی قیادت میں ایک ہزار گاڑیوں کے قافلے کی صورت میں آپؒ کے جسد مبارک کو وصول کیا۔ اور نیریاں شریف کے لیے روانہ کیا۔ ہر کوئی ولی کامل کی نماز میں شامل ہو کر اپنے لیے توشہ آخرت جمع کرنا چاہتا تھا۔ آپؒ کی نماز جنازہ کی امامت 5 فروری شام 4 بجے آپؒ کی وصیت کے مطابق آپؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت پیر سلطان العارفین صدیقی نے کروائی۔ لاکھوں عقیدت مندوں نے اشک بار آنکھوں سے اپنے محبوب مرشد کو الوداع کیا۔

پیر علاؤالدین صدیقیؒ کا قائم کردہ 520 بیڈ پر مشتمل محی الدین ہسپتال میر پور کا ایک منظر

آپؒ نے تحریک ختم نبوت وتحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں بھرپور حصہ لیا

اکتوبر 2012ء میں آپ نے تحفظِ ناموس رسالت ﷺ کے لیے لندن ہائی کورٹ میں کیس دائر کیا

3 فروری 2017ء بروز جمعۃ المبارک آسمان طریقت کا یہ سورج غروب ہو گیا

نیریاں شریف آزاد کشمیر میں پیر علاؤالدین صدیقیؒ کی قائم کردہ محی الدین اسلامک یونیورسٹی (چارٹرڈ یونیورسٹی) کا ایک منظر

دربار عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر کی برف باری کے موسم میں لی گئی ایک تصویر